طلاق وخلع کی بڑھتی ہوئی شرح، اسکی وجوہات اور سدِ باب

از ایڈووکیٹ افشاں سلیم الدین

انچارج شعبہ ریسرچ

ویمن اسلامک لائرز فورم

شوہر و بیوی کا تعلق اس دنیا کا پہلا وجود میں آنے والا تعلق ہے اور اس لحاظ سے ایک مقدس مقام رکھتا ہے اور اس تعلق کا توڑنا اللہ کی جانب سے حلال کیئے جانے والے تمام اعمال میں ناپسندیدہ ترین ہے۔ اسی لیئے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قرآن وسنت میں اس تعلق کو بنانے، قائم رکھنے اور حقوق وفرائض کی تمام تر تفصیلات کھول کر بیان فرمائی ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ شیطان سب سے زیادہ اس تعلق کو ختم کرنے کے درپے ہے۔

موجودہ دور میں جہاں انسان کے لیئے ہر طرح کی آسانی اور آسائش کا ہر سامان، ٹیکنالوجی اور دیگر ذرائع کے حوالے سے موجود ہے وہیں اس ہر آسانی اور آسائش کے حصول کی خواہش بھی دوچند ہوگئی ہے۔ جدید دور میں تصاویر، ویڈیو، نمائش اور دیگر ایسی ہی اشیاء کی جو اہمیت ہے وہ آج سے پہلے کبھی نہ تھی۔ اس نمائش اور مزید سے مزید کی بے لگام خواہش کا اثر سب سے زیادہ معاشرے کی جس اکائی پر پڑا ہے وہ خاندان اور خصوصاً میاں بیوی کا تعلق ہے۔ حقوق وفرائض کا شعور نہ ہونا اور بے حسی نے آج معاشرے کو اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ نکاح کے رشتے کی حفاظت ضروری ہوگئی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق پچھلے دو سال کے عرصے میں صوبہ سندھ میں 5,891 خلع کے مقدمات عدالتوں میں درج ہوئے جس میں سے صرف 632 مقدمات 2019 میں اور باقی سال 2020 میں درج ہوئے۔ اس لحاظ سے ان مقدمات میں سات سو فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ان مقدمات میں سے 4, 050 مقدمات صرف کراچی میں درج کیئے گئے۔ اس اضافہ کی اہم وجہ کرونا کی وبا اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے معاشی بحران بھی ہے۔

معاشی بحران، مہنگائی اور غربت کے علاوہ خلع اور طلاق کی تیزی سے بڑھتی ہوئی شرح کی وجوہات کافی وسیع اور مختلف نوعیت کی ہیں جن میں سب سے زیادہ میڈیا کا بے لگام ہونا اور تربیت کی بے انتہا کمی ہے۔ آج کل پیش کیئے جانے والے پروگرامات، ڈرامے، اشتہارات وغیرہ نے ایک عام پاکستانی کی زندگی میں خواہشات کا ایک طوفان جنم دیا ہے جس کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل کے ذہن میں شادی کے بعد کی زندگی حقیقت سے دور ایک پریوں کی کہانی کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس رشتے کو قائم کرتے وقت لڑکے اور لڑکی اور ان کے والدین کی طرف سے دھوکہ، جھوٹ اور دکھاوا اپنے عروج پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے شادی کے چند ماہ بعد ہی جب حقیقت سامنے آتی ہے تو یہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اور نتیجہ طلاق یا خلع کی صورت میں نکلتا ہے۔

دوسری اہم وجہ نوجوان نسل کو خصوصاً اس تعلق کے حوالے سے والدین کی جانب سے تربیت کا نہ ملنا یا غلط تربیت کا ملنا ہے۔

کہیں تو والدین اپنے بچوں کو اس حوالے سے کوئی تربیت دیتے ہی نہیں کہ انہیں مستقبل میں ایک اچھا شوہر یا ایک اچھی بیوی کیسے بننا ہے؟ اور نکاح کرنے کا مقصد کیا ہے؟ اس نئے رشتے کے نتیجے میں پیدا ہونے والے دوسرے رشتوں کے حوالے سے ان کی کیا ذمہ داریاں ہونگی؟ کہیں شادی کے بعد لڑکی کی والدین کی جانب سے شوہر و بیوی کے تعلق کے درمیان بے جا دخل اندازی بھی اس کی اہم وجہ ہے۔ کئی ایسے مقدمات دیکھے ہیں جہاں رشتہ کے ٹوٹ جانے میں لڑکی کی ماں کا کلیدی کردار ہوتا ہے۔ وہیں ایسے بھی کئی مقدمات ہیں کہ جہاں لڑکا یا لڑکی اپنی پسند کی شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن ماں باپ کے دباؤ کے باعث والدین کی مرضی سے شادی کر لیتے ہیں۔ ایسی شادیاں بھی ماضی کے برعکس موجودہ دور میں زیادہ عرصے تک نہیں چل پاتیں۔ اس کے علاوہ پسند کی شادی یا اپنی مرضی کی ہوئی شادی بھی اکثر اوقات جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ بھی لڑکا اور لڑکی کا حقیقی زندگی سے دور ہونا ہے۔

مشاہدے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہمارا معاشرہ فی الوقت ایک نوجوان لڑکا اور لڑکی کو رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو کر ایک خوش و خرم زندگی گزارنے کی تربیت دینے میں مکمل طور سے ناکام ہے۔ معاشرے سے برداشت، صبر و تحمل جیسی صفات مفقود ہوتی جا رہی ہیں۔ اسی وجہ سے ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ اگلی نسل کے بیشتر بچے انہی طلاق یافتہ اور خلع یافتہ افراد کے ہونگے۔ ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لیئے کس طرح کے ماں اور باپ تیار کر رہے ہیں اور کس طرح کے ماحول میں آنے والی نسلیں پرورش پائیں گی کہ جن کے لیئے اس ناپسندیدہ ترین عمل کا کرنا بالکل ہی معمولی عمل بنا دیا جائے گا۔ اس حوالے سے علماء کا کردار بھی بہت اہم ہے کہ وہ اس حوالے سے آگاہی پھیلانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس حوالے سے دین کی تعلیمات لوگوں کے لیئے آسان اور مؤثر انداز سے پیش کریں۔ آگاہی دینے کے جدید طریقوں سے روشناس ہوں ساتھ ہی نئی نسل کے ذہن کو سمجھتے ہوئے دینی تعلیمات دیں۔ کوئی بھی معاشرہ صرف قوانین کے ذریعے نہیں بلکہ افراد کے آپس کے تعلق، اخلاص، اعلیٰ ترین اخلاقی اوصاف اور باہمی تعاون کے ساتھ ہی ترقی کر سکتا ہے۔

بحیثیت وکیل میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ ہمارے معاشرے میں طلاق اور خلع کے تیزی سے بڑھتے ہوئے رجحان کی ایک اہم وجہ عدالتوں سے خلع ملنے کے عمل میں بے انتہا آسانی اور عورت کے حقوق کی جانب جھکتا ہوا ہمارا قانونی نظام بھی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ۳ ماہ کی مدت میں عدالت سے خلع کی ڈگری کوئی بھی خاتون آسانی سے حاصل کر لیتی ہے۔ جس کے بعد سابقہ خاوند اپنے بچوں سے ملنے اور کسٹڈی حاصل کرنے کے لیئے ۳،۴ سال تک عدالت کے چکر کاٹتا رہتا ہے۔ اس نظام میں بھی اصلاحات کی شدید ضرورت ہے۔ قانونی نظام میں عورت اور مرد کے حقوق و فرائض کے حوالے سے ایک توازن لانے کی ضرورت ہے نہ کہ عورت کی صرف اس لیئے طرفداری کی جائے کہ وہ عورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا معاشرہ اس وقت بہتر ہو سکتا ہے، جب ہم شوہر و بیوی دونوں کے حقوق سے زیادہ فرائض کی تشہیر کریں۔ جہاں شوہر کا فرض ہے کہ وہ بیوی کے حقوق کا خیال رکھے اور انہیں ادا کرنا دینی، اخلاقی اور قانونی ذمہ داری سمجھے وہیں بیوی کو بھی یہ باور کروایا جائے کہ شوہر کی اطاعت اور اسکی ہر جائز بات کو ماننا اس پر بھی فرض ہے۔ سب سے اہم ہے کہ معاشرے میں اپنے فرائض ادا نہ کرنے والوں کو قانونی طور پر بھی کچھ نہ کچھ سزا یا تادیب ضرور ملنی چاہیئے۔ شادی سے قبل لڑکا اور لڑکی

دونوں کی Pre-marriage Counselling لازم قرار دی جائے۔ نکاح نامہ کے دستاویز کے حوالے سے شعور بیدار کیا جائے کہ یہ ایک قانونی معاہدہ ہے کہ جس کے تحت دو افراد کے درمیان حقوق و فرائض طے کیئے جاتے ہیں۔

میڈیا ایک ایسا آلہ ہے کہ جس کے ذریعے تعلیم و شعور کو عام کیا جا سکتا ہے اور ایسے لوگوں کو بھی باشعور بنایا جا سکتا ہے جو کہ غربت یا دیگر وجوہات کی بناء پر کسی بھی تعلیمی ادارے تک رسائی نہیں رکھتے۔ ماضی میں اسی آلے کے ذریعے بڑے بڑے کام لیئے گئے ہیں جن میں سے ایک جنگ کی حالت میں قوم میں حب الوطنی کے جذبے کو اس حد تک بیدار رکھنا تھا کہ جس کے تحت دنیا کی سب سے بڑی ٹینک جنگ میں پاکستان عوام کی مدد سے فتح سے ہمکنار رہا۔ یہاں اس واقعے کا ذکر کرنے کا مقصد یہی ہے کہ حکومت کو میڈیا کے ذریعے ہی قوم کو اس بات کی تعلیم دینی چاہیئے کہ خاندان کے اس اہم جز کی حفاظت جنگی بنیادوں پر کرنے کے لیئے ہر طبقۂ فکر کام کرے کیونکہ اعداد و شمار اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اس وقت قوم اس معاملے میں جنگی بنیادوں پر ہی سوچنے اور کام کرنے کی ضرورت ہے ورنہ حالات ہمارے ہاتھ سے بالکل باہر ہو جائیں گے۔